بسم اللہ شریف کی فضیلت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بإحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافِعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرُود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللَّهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيِّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

اللہ سبحانہ وتعالی کا نام ہر چیز سے پہلے

برادرانِ اسلام! اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾[1] "تمہارے رب کا نام بڑی برکت والا ہے، جو عظمت اور بزرگی والا ہے" یعنی تمہارے پروَردگار کا اسمِ مبارک مقدّس وپاکیزہ ہے، اور اسی کی ذات اس لائق ہے کہ "اس کی نافرمانی نہیں بلکہ اطاعت کی جائے، اسے بُھولا نہ جائے، بلکہ یاد رکھا جائے"[2]۔ اور اللہ سبحانہ وتعالی کی تعظیم یہ ہے کہ ہم ہر جائز کام سے پہلے اس کا نام ذکر کریں، اور ہر جائز کام اسی کے نام سے شروع

(١) پ٢٧، الرحمن: ٧٨.

(٢) "تفسير ابن كثير" پ٤، آل عمران، تحت الآية: ١٠٢، ١/ ٣٧٨.

کریں، یہ حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے ایک عظیم تحفہ بھی ہے، کہ حضرت سیّدنا نُوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ساتھ کشتی میں سوار ہونے والوں سے ارشاد فرمایا: ﴿ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ﴾[1] "اس میں سوار ہو، اللہ کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا ہے، یقیناً میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے "یعنی اللہ ہی کے نام سے اس کشتی کا سطحِ آب پر رواں رہنا اور مضبوطی سے ٹھہرنا ہے"[2]۔

سب سے پہلے بسم اللہ کس نے لکھی؟

پیارے بھائیو! جب حضرت سیّدنا سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملکۂ سَبا کو مکتوب بھیجا، تو اس میں تحریر فرمایا: ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۞ أَلَّا تَعْلُوا عَلَيَّ وَأْتُونِي مُسْلِمِينَ﴾[3] "اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان رحم والا ہے، یہ کہ مجھ پر بلندی نہ چاہو، اور سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے میرے حضور حاضر ہو!"۔ "علمائے کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم کسی نے نہیں لکھی تھی"[4]۔

---

(١) پ١٢، هود: ٤١.

(٢) "تفسير ابن كثير" پ١٢، هود، تحت الآية: ٤١، ٢/ ٤٥٩.

(٣) پ١٩، النمل: ٣٠، ٣١.

(٤) "تفسير ابن كثير" پ١٩، النمل، تحت الآية: ٣٠، ٣١، ٣/ ٣٦٦.

رب تعالی کے نام سے پڑھنا

جانِ برادر! اللہ عَزَّوَجَلّ نے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تعلیم فرمائی، کہ اللہ تعالی کے نام پاک کو تمام خاص وعام اُمور میں مقدّم رکھیں[1]۔ قرآنِ کریم کی پہلی نازل کردہ آیتِ مبارکہ میں ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ﴾[2] "اپنے رب تعالی کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا"، "یعنی اپنے رب تعالی کے نام سے شروع کرتے ہوئے اس قرآن سے پڑھو جو تمہاری طرف اُتارا گیا ہے"[3]۔ لہذا مصطفی جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ہر مکتوب وعہد نامہ میں بسم اللہ شریف لکھنے کا حکم دیا کرتے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم کا معنی کیا ہے؟

محترم بھائیو! اس مبارک کلمہ کا معنی یہ ہے کہ بندۂ مؤمن اپنا ہر کام اللہ عَزَّوَجَلّ پر بھروسا، اور اس سے مدد طلب کرتے ہوئے شروع کرے، بسم اللہ شریف تین ۳ اسمائے الٰہیہ پر مشتمل ہے، اور وہ اللہ، رحمن اور رحیم ہیں، اللہ تعالی نے ان تین ۳ اسمائے مبارکہ کو ایک آیت میں یکجا بیان فرمایا ہے، ارشاد فرماتا ہے: ﴿هُوَ اللهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ

---

(١) "تفسير الطبري" الفاتحة، ١/ ٧٧.

(٢) پ٣٠، العلق: ١.

(٣) "تفسير القرطبي" پ٣٠، العلق: ١، الجزء٢٠/ ١١٠.

﴿الرَّحِيمُ﴾[1] "وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ ہر پوشیدہ وظاہر کو جانتا ہے، وہی ہے بڑا مہربان رحمت والا"۔

میرے بزرگو اور دوستو! لفظِ اللہ اسمِ جلالت ہے، اور قرآنِ کریم میں اکثر وارد ہوا ہے، لوگوں کے دل وجان میں اس کی تعظیم ومحبت گھر کیے ہوئے ہے، کوئی بھی شخص اپنی ذات کو اس نام سے موسوم نہیں کر سکتا، اس نام کا اِطلاق سوائے اللہ کے کسی پر نہیں ہو سکتا، اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ﴿هَلْ تَعْلَمُ لَهُ سَمِيًّا﴾[2] "کیا اس کے نام کا دوسرا جانتے ہو؟!"۔

ایسے ہی اللہ سبحانہ وتعالی کا نام رحمٰن بھی ہے، یہ اسم مبارک بھی اللہ تعالی کے ساتھ خاص ہے، کہ اس کے سوا نہ کسی اور کا نام ہو سکتا ہے نہ صفت۔ اللہ سبحانہ وتعالی نے ان دونوں ناموں کو اس آیتِ مبارکہ میں جمع فرما دیا ہے، ارشاد فرمایا: ﴿قُلِ ادْعُوا اللهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ أَيًّا ما تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْماءُ الْحُسْنى﴾[3] "اے حبیب! آپ فرما دیجیے کہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمن کہہ کر، جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں"۔ رحمن کے معنی بے مثال رحمتِ عام فرمانے والا ہے، جبکہ رحیم کی رحمت مؤمن بندوں کے ساتھ خاص ہے، اللہ سبحانہ وتعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿وَكانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا﴾[4] "وہ مسلمانوں پر مہربان ہے"۔

---

(١) پ٢٨، الحشر: ٢٢.

(٢) پ١٦، مریم: ٦٥.

(٣) پ١٥، الإسراء: ١١٠.

(٤) پ٢٢، الأحزاب: ٤٣.

صبح وشام رب تعالی کا نام یاد کرنا

عزیزانِ گرامی قدر! اللہ تبارک وتعالی ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا﴾[1] "صبح وشام اپنے رب تعالی کا نام یاد کرو"۔ رحمتِ عالمیان ﷺ نے ہمیں اپنے دن کا آغاز بسم اللہ سے کرنے کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: «مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ: بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَمْ تَفْجَأْهُ فَاجِئَةُ بَلَاءٍ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي لَمْ تَفْجَأْهُ فَاجِئَةُ بَلَاءٍ حَتَّى يُصْبِحَ»[2] "جو صبح تین ۳ بار کہے: بِسْمِ اللهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ توشام ہونے تک کوئی مصیبت اسے نہ پہنچے اور شام کو کہے توصبح تک کوئی مصیبت اسے نہ پہنچے"۔

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، نبئ کریم ﷺ نے فرمایا: «إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ: بِسْمِ اللهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ -قال:- يُقَالُ حِينَئِذٍ: هُدِيتَ وَكُفِيتَ وَوُقِيتَ»[3] "جب آدمی اپنے گھر سے نکلتے وقت کہے: اللہ تعالی

---

(١) پ٢٩، الإنسان: ٢٥.

(٢) "صحيح ابن حِبّان" كتاب الرقائق، ر: ٨٤٩، صـ١٩٥.

(٣) "سنن أبي داود" باب مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ، ر: ٥٠٩٥، صـ٧١٧.

کے نام سے (گھر سے نکلتا ہوں) میں نے اللہ پر بھروسا کیا، اللہ تعالی ہی کی طرف سے نیکی کرنے کی قوّت اور بُرائی سے بچنے کی طاقت ہے، تو اُسے کہا جاتا ہے، کہ تُو نے ہدایت، کفایت اور حفاظت پالی"۔

اللہ تعالی کے حفظ وامان میں

عزیزانِ محترم! جب سواری پر سوار ہوں، تو تین ۳ بار بسم اللہ، پھر الحمد للہ اور پھر کہیں:

﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَـمُنْقَلِبُونَ﴾(۱) "پاک ہے اسے جس نے اس سواری کو ہمارے قابو میں کر دیا، ورنہ یہ ہمارے اختیار میں نہ تھی، اور یقیناً ہمیں اپنے رب تعالی کی طرف پلٹنا ہے" تو وہ اللہ تعالی کے حفظ وامان میں رہیں گے۔

گھر میں داخلے اور طعام پر اللہ تعالی کا نام

عزیز دوستو! جب اپنے اہلِ خانہ کی طرف لَوٹیں تو بسم اللہ کہیں، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَذَكَرَ اسْمَ اللهِ حِينَ يَدْخُلُ وَحِينَ يَطْعَمُ، قَالَ الشَّيْطَانُ: لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ هَاهُنَا، وَإِنْ دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عِنْدَ دُخُولِهِ، قَالَ: أَدْرَكْتُمُ المَبِيتَ، وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عِنْدَ مَطْعَمِهِ قَالَ: أَدْرَكْتُمُ المَبِيتَ وَالْعَشَاءَ»(۲) "جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتے اور کھانا کھاتے وقت اللہ تعالی کا نام ذکر کرے، تو شیطان اپنی ذریت سے کہتا ہے کہ یہاں تمہارے لیے رات گزارنا اور کھانا نہیں، اور اگر داخل

---

(۱) "سنن الترمذي" ر: ٣٤٤٦، صـ٧٨٧. والآية من سورة الزخرف: ١٣، ١٤.

(۲) "مسند الإمام أحمد" مسند جابر بن عبد الله، ر: ١٤٧٣٥، ٥/ ١١٥.

ہوتے وقت اللہ تعالی کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے، کہ تمہاری رات یہاں گزرے گی، اور پھر کھانا کھاتے وقت بھی اللہ تعالی کا نام نہ لے تو کہتا ہے: تمہارا کھانا اور قیام بھی یہیں ہے"۔

کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنا

برادرانِ اسلام! کوئی چیز کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا نبئ کریم ﷺ کی سنّتِ مبارکہ ہے، تو جو شروع میں بُھول جائے وہ یاد آنے پر درمیان میں اللہ تعالی کا نام لے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللهِ، فَإِنْ نَسِيَ أن يَذكُرَ اسْمَ اللهِ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ»[1] "جب تم کھانا کھاؤ تو اللہ تعالی کا نام لو، اور اگر شروع میں اللہ کا نام لینا بُھول جاؤ تو کہو: بِسْمِ اللهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ"۔

صبح وشام بس اللہ اللہ

میرے بزرگو اور دوستو! روزمرہ معمولات میں اللہ تعالی کے ذکر کی کوشش کرتے رہیں، اپنی اولاد کو بھی یہی سکھائیں، اور اپنی عبادات کی ابتداء بھی اسی سے کرتے رہیں، کہ رسول اللہ ﷺ وضوو تیمم اور طواف کی ابتداء بسم اللہ سے فرماتے، اپنی قربانیوں کے وقت بھی یہی کہتے، اور ہمیں تعلیم فرمائی کہ اللہ تعالی ہی کے نام سے اپنے دن کا اختتام کریں، جس طرح اس کی ابتداء کی، رحمتِ عالمیان ﷺ نے فرمایا: «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلى فِرَاشِه فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَلْيَقُلْ: بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي، وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ أَمْسَكْتَ

---

(۱) "سنن أبي داود" كتاب الأطعمة، باب التسمية على الطعام، ر: ۳۷٦۷، صـ۵۳۸.

نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ»[1]"جب تم میں کوئی اپنے بستر پر جائے تو تین ۳ مرتبہ اسے کپڑے سے جھاڑ لے اور کہے: اے رب! تیرے نام سے میں نے اپنی کروَٹ رکھی، اور تیرے ہی نام سے اٹھایا جاؤں، اگر تُو مجھے مَوت دے تو میری مغفرت فرما، اور اگر مجھے زندہ رکھے تو اپنے نیک بندوں کی طرح میری حفاظت فرما"۔

اے اللہ! ہم تجھ سے کثرتِ ذکر کی توفیق کا سوال کرتے ہیں، اے اللہ! ہمیں ہر نیک وجائز کام سے پہلے اپنا ذکر کرنے کی سعادت عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفیٰ کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما، اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.

(۱) "صحيح البخاري" كتاب التوحيد، ر: ۷۳۹۳، صـ۱۲۷۲.